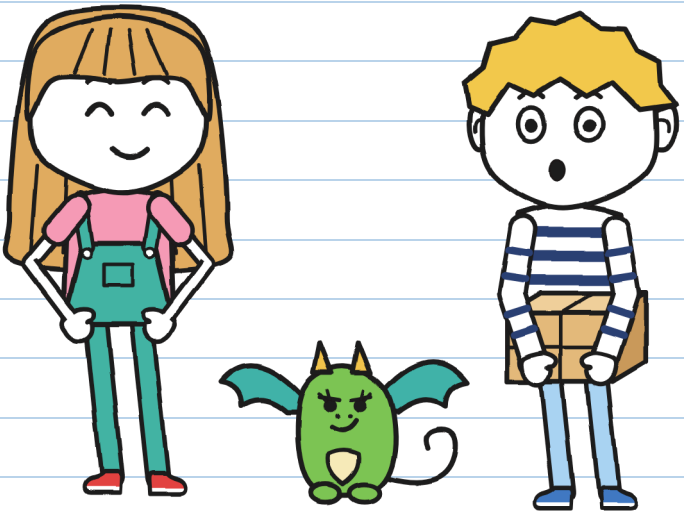
نامکمن ڈیلیوریاں ۱۰

یہ پارسل کاٹتا ہے

Lui Eriksson



(گُنی کی ڈائری)

سائز L
اعلیٰ سطح ۱۱۰+

ناممکن ڈیلیوریاں ۱۰
یہ پارسل کاٹتا ہے

متن اور تصاویر: Lui Eriksson

سائز L · اعلیٰ سطح · ۱۱+

اردو ایڈیشن: LinguAula

پہلا ایڈیشن: 2026

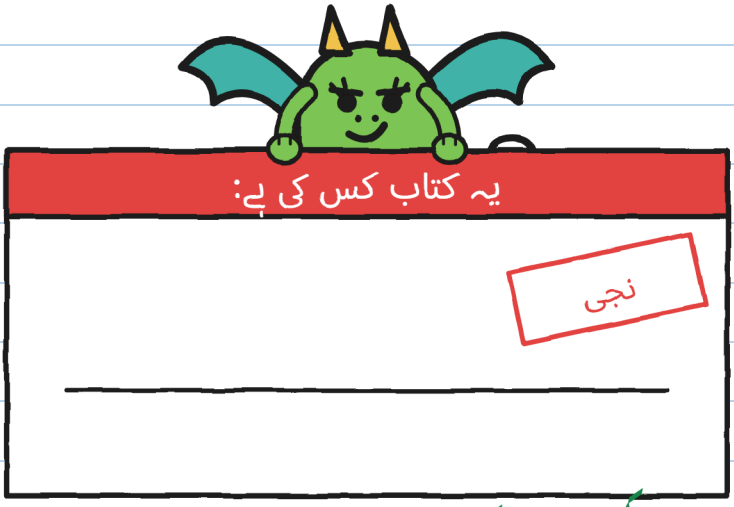
© 2026 Lui Eriksson · info@linguaula.com

اسے آزادانہ فوٹو کاپی کیا جا سکتا ہے، کلاس کے لیے بھی اور گھر کے لیے بھی۔

LinguAula

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں

اس کتاب کو لکھتے ہوئے کوئی پارسل زخمی نہیں ہوا۔ تقریباً کوئی بھی نہیں۔ — خ۔

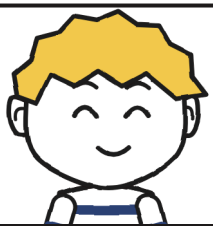


اور کسی اور کی نہیں۔ — خ.

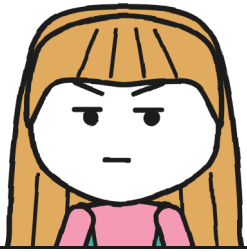
اگر یہ تمہیں مل جائے تو صبح ہونے سے پہلے لوٹا دینا۔

ریزہ کاٹتی ہے کیونکہ وہ ایک کہانی میں رہتی ہے۔ اصلی جانور سے ملو تو صفحہ ۷۶ دیکھو۔ — خ.

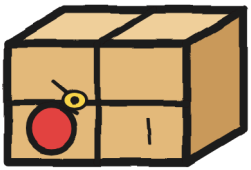
کون کون ہے



گُنی۔ محلے کا نیا لڑکا۔ پروفیشنل ڈیلیوری بوائے (کم و بیش)۔ یہ ڈائری اسی کی ہے۔



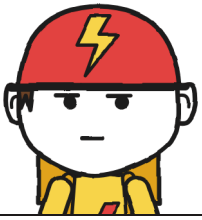
خولیتا۔ ہرے رنگ سے لکھتی ہے، اور جو وہ ہرے رنگ سے لکھ دے وہ مٹتا نہیں۔



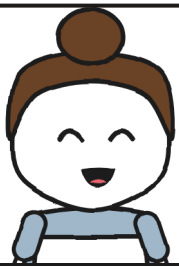
پارسل نمبر ۱۔ منزل: ڈریگنوں کا گھر۔ ہدایات: گرم رکھیں۔



مارا۔ «ناممکن ڈیلیوریاں» کی مالکن۔ ان کا صرف ایک اصول ہے۔



ٹونیو۔ «برق» کا ڈیلیوری بوائے۔ بہت ہی تیزی سے بہت ہی بورنگ چیزیں پہنچاتا ہے۔



ایلیسا۔ بیکری والی۔ ان کی جالی سے اوون کی گرم ہوا نکلتی ہے۔

ڈیلیوری ڈائری
گُنی کی

نجی۔

«نجی» کا مطلب ہے کہ پہلے میں پڑھوں گی۔ — خ.

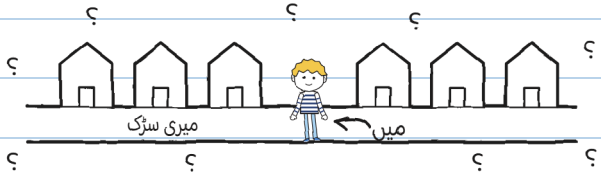


یہ ڈائری شفٹنگ کے ڈبے نمبر ۱۴ سے نکلی۔ ڈبے پر بڑے اعتماد سے «کچن» لکھا تھا، مگر اندر ایک معمولی سا چمچ بھی نہیں تھا: بس یہ ڈائری، ایک اکیلی جراب جس کی جوڑی گم ہو چکی تھی، اور ربڑ کا ایک مینڈک جو کسی کا بھی نہیں ہے۔

باب 1

جو پہنچایا نہیں جا سکتا

مجھے اس محلے میں آئے چار دن ہو چکے ہیں اور اب تک مجھے بس ایک ہی سڑک یاد ہوئی ہے۔ پوری کی پوری، ہاں!

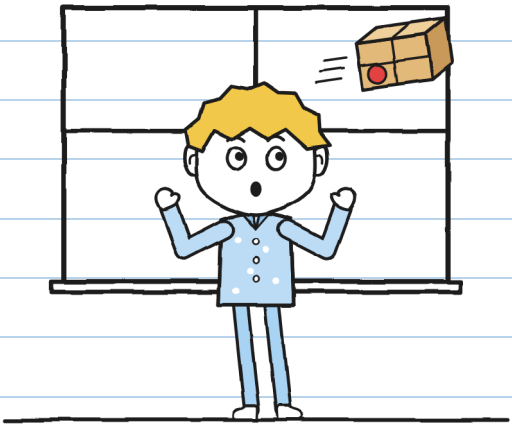


دوست بنانے کا میرا پلان:

1. سلام کرنا۔
2. کوئی دلچسپ بات کہنا۔
3. ؟؟؟

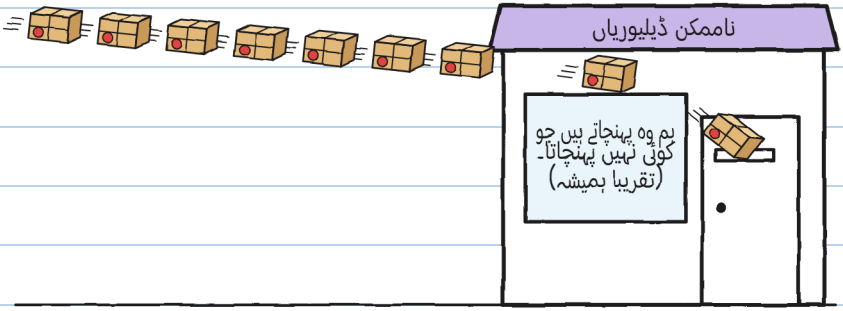
میں نمبر ۲ پر اٹک گیا؛ نمبر ۳ کا تو کوئی اتا پتا ہی نہیں۔

آج صبح مجھے ایک ایسی چیز نے جگا دیا جو میری کھڑکی کے سامنے سے اڑتی ہوئی گزری، اور ایسی چیزیں میری سڑک پر عام طور پر نہیں گزرتیں۔ کم از کم میں تو یہی سمجھتا تھا۔



وہ ایک پارسل تھا۔

پھر ایک اور گزرا، اور پھر ایک اور: نو پارسل ایک قطار میں، بطخوں کی طرح، جو سڑک پار کر کے سامنے والی دکان کے لیٹر باکس سے چپکے سے اندر گھس گئے۔ (باقی گیارہ، جیسا کہ مجھے بعد میں پتا چلا، پہلے ہی لوٹ آئے تھے، جب میں گھوڑے بیچ کر سو رہا تھا۔)

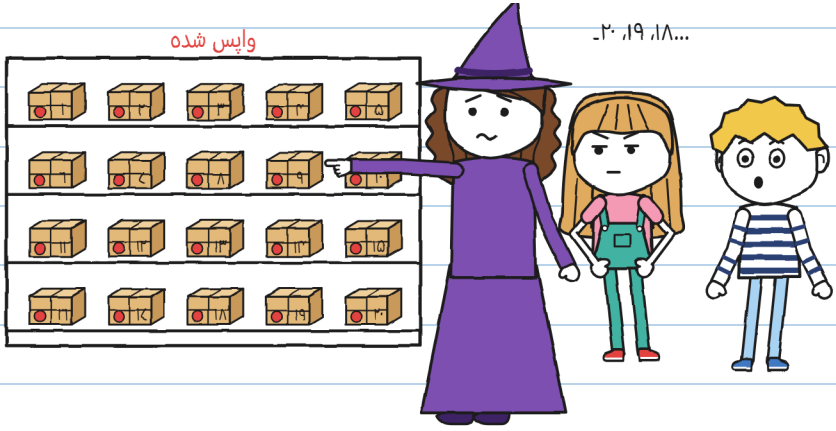


نمبر ۲ تو میرے پاس پہلے سے تھا: «میں نے پارسل اڑتے دیکھے ہیں۔»

یہ کوئی دلچسپ بات نہیں۔ ایسا تو بہت ہوتا ہے۔

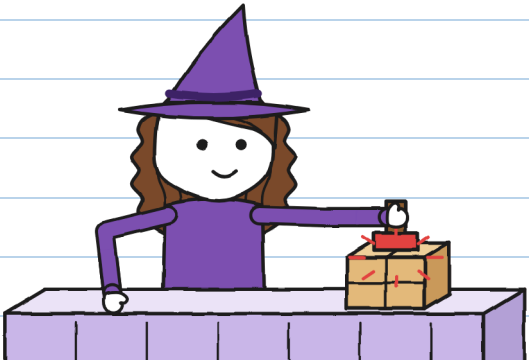
یہ نوٹ خولیتا نے لکھا ہے، جس سے میں آج صبح ہی سامنے والی دکان میں ملا تھا۔ وہ ہرے رنگ سے لکھتی ہے، اور جو کچھ وہ ہرے رنگ سے لکھ دے وہ مٹتا نہیں: میں نے آزما کر دیکھا ہے۔

میں نے نائٹ سوٹ کے اوپر دھاری دار سویٹر پہنا اور اس سے پہلے کہ مجھے ایسا نہ کرنے کی کوئی اچھی وجہ سوجھتی، سڑک پار کر لی۔

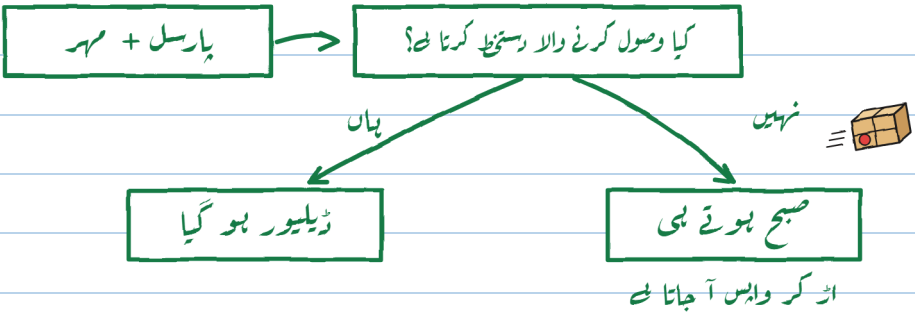


«سب لوٹ آئے ہیں،» جادوگرنی نے آہ بھر کر کہا۔ «ایک بار پھر۔»

جادوگرنی کا نام مارا ہے۔ ان کی ایک دکان ہے جہاں ناممکن ڈیلیوریاں ہوتی ہیں، اور ایک ایسی مہر بھی جو یوں چمکتی ہے جیسے اس نے کوئی بلب نگل لیا ہو۔



خولیتا نے مجھ یہ میری اپنی ڈائری میں سمجھایا، مجھ سے اجازت مانگنے کی زحمت کیے بغیر:



یوں کوئی پارسل گم نہیں ہوتا۔ اور پہنچتا بھی نہیں۔

شیلف پر وہی واپس شدہ پارسل رکھے ہیں: بیس، جنہیں آج تک کوئی نہیں پہنچا سکا، اور جو اوپر سے ہمیشہ ایک ہی شخص کی طرف سے آتے ہیں۔

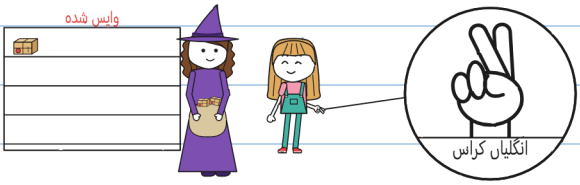
منزل: . . .
مُرسِل: ر.

«ر. کون ہے؟» میں نے پوچھا۔
«کوئی جس کی لکھائی بہت ہی بُری ہے،» مارا نے کہا، اور بس۔

انہوں نے انیس واپس شدہ پارسل ایک تھیلے میں ڈالے: اس رات انہیں ایک پیانو لائٹ ہاؤس پہنچانا تھا اور ساتھ ہی ان سب کو پھر آزمانا تھا؛ وہ صبح ہوتے ہی لوٹ آتیں۔ صرف ایک رہ گیا۔

«وہ والا نہیں پہنچایا جا سکتا،» مارا نے خبردار کیا۔ «ایک ہی اصول ہے: شیلف کو ہاتھ مت لگانا۔»

«بالکل،» خولیتا نے پورے یقین سے کہا۔



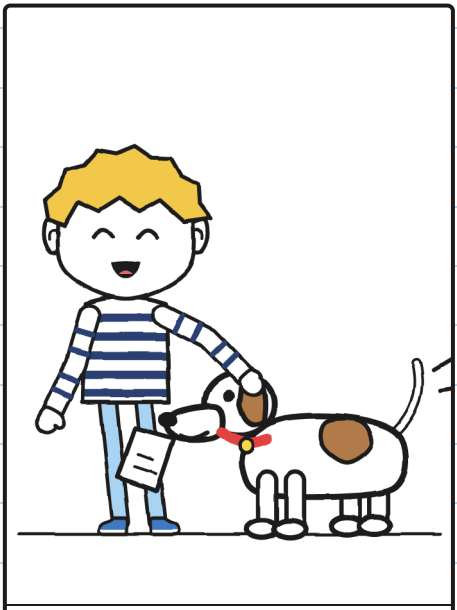
دروازہ بند ہوتے ہی خولیتا نے مجھ سر سے پاؤں تک دیکھا، جیسے کوئی پارسل قبول کرنے سے پہلے اسے ناپ تول کر دیکھتا ہے۔
«کیا تمہیں ڈیلیوری کرنی آتی ہے؟»

اور میں نے وہی جواب دیا جو دوست بنانے کا شوقین کوئی بھی شخص دیتا ہے:

«ہاں۔ میں اپنے پرانے محلے میں پروفیشنل ڈیلیوری بوائے تھا۔»



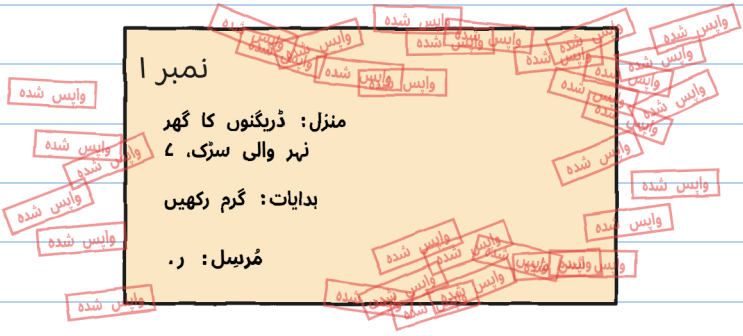
جو میں نے کہا



جو سچ مچ ہوا

کتوں کا پروفیشنل۔

خولیتا نے وہ واحد پارسل نکالا جو باقی رہ گیا تھا: نمبر ۱، جو پہنچایا نہیں جا سکتا۔ اس کے ہاتھ ذرا ذرا کانپ رہے تھے؛ میرے بھی، حالانکہ میں اسے بہتر چھپا لیتا تھا: مجھے صرف میرا سویٹر ظاہر کر دیتا تھا، جو میں نے الٹا پہن رکھا تھا۔



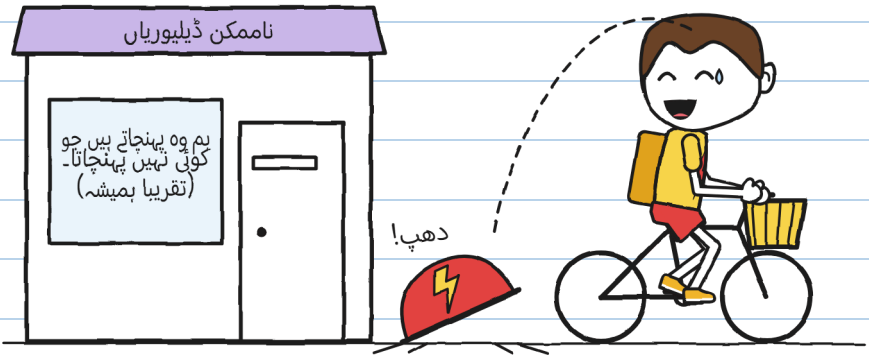
«اگر ہم اسے صبح ہونے سے پہلے پہنچا دیں،» خولیتا نے دلیل دی، «تو مارا آخرکار دیکھ لیں گی کہ میں واپس شدہ پارسل پہنچا سکتی ہوں۔»

«اور اگر نہ پہنچایا؟»

«اگر نہ پہنچایا تو وہ خود لوٹ آتا ہے اور سمجھو یہاں کچھ ہوا ہی نہیں۔»

مجھے یہ بالکل بے عیب پلان لگا، جس میں کوئی کسر نہیں تھی۔ مجھے ابھی تک معلوم نہیں تھا کہ اندر کیا ہے۔

سائیکل کی گھنٹی بجی اور دکان کی کھڑکی کے دوسری طرف، باہر، ایک لڑکا نظر آیا جس نے ہیلمٹ پہنا ہوا تھا اور جس کے پیلے بیگ پر بلند آواز میں اعلان لکھا تھا: «برق ڈیلیوری۔ دس منٹ میں یا مفت۔»

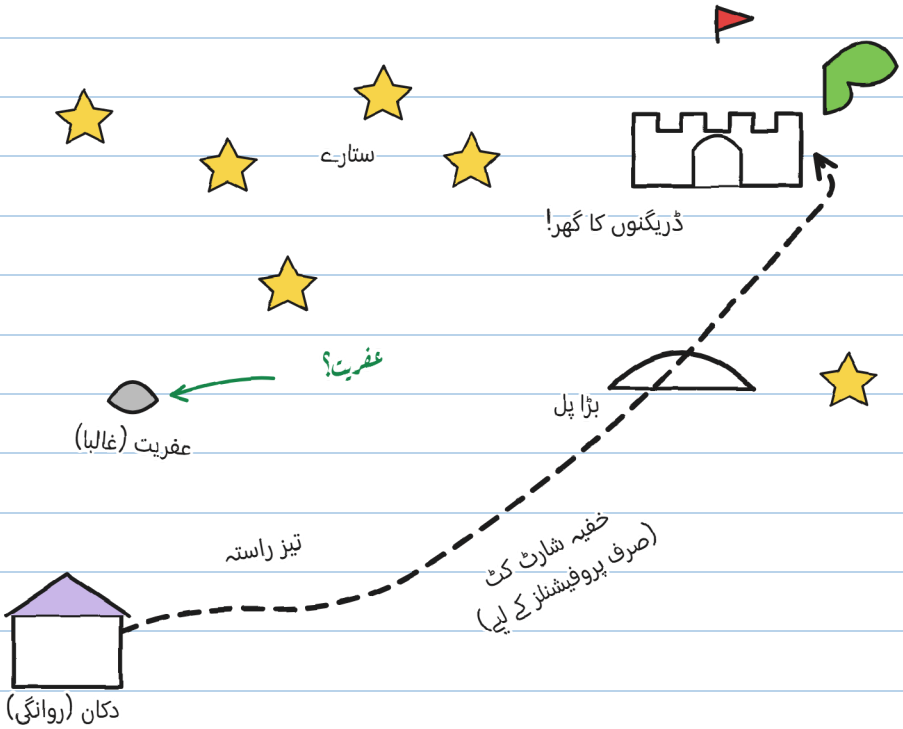


«ناممکن ڈیلیوریاں؟» اس نے مذاق اڑایا۔ «تم لوگوں سے کچھ پہنچانا ہی ناممکن ہے۔»

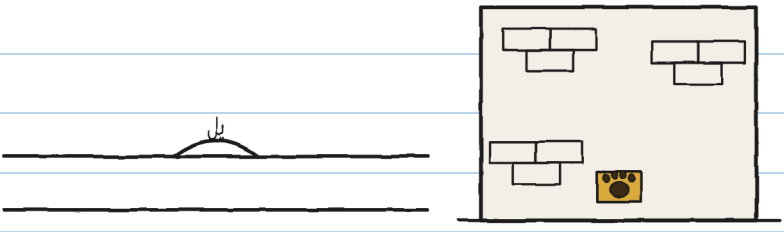
ٹونیو۔ بہت ہی تیزی سے بہت ہی بورنگ چیزیں پہنچاتا ہے۔

«تو آج ہم یہ پہنچائیں گے،» خولیتا نے بڑے وقار سے جواب دیا۔ ٹونیو نے «ڈریگنوں کا گھر» پڑھا اور اتنے زور سے ہنسا کہ اس کا ہیلمٹ گر گیا۔

میں نے ڈیلیوری کا نقشہ بنایا، کیونکہ پروفیشنل ڈیلیوری بوائے نقشے بناتے ہیں، اور میں آج صبح ہی سے ایک پروفیشنل ڈیلیوری بوائے تھا۔



ستارے راستے میں نہیں ہیں۔



نہر والی سڑک، ۷

نہر والی سڑک، ۷ کوئی گھر نہیں تھا۔ وہ ایک دیوار تھی۔

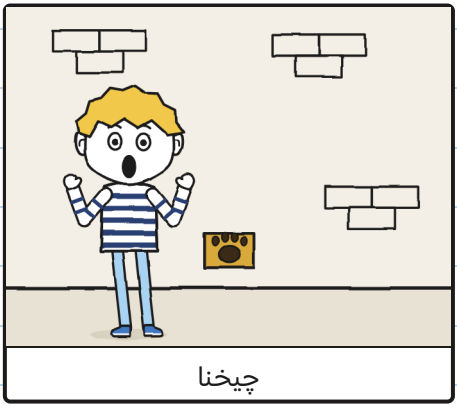
ایک سپاٹ دیوار، جس میں نہ کوئی دروازہ تھا نہ کوئی کھڑکی، ایسی دیوار جس پر مکھی بھی پھسل جائے۔ اس پر صرف ایک ہی چیز تھی، بہت نیچے، زمین کے بالکل برابر: پیتل کی ایک تختی جس میں ایک عجیب شکل کا گڑھا تھا، بالکل کسی بہت چھوٹی چیز کی اونچائی پر۔



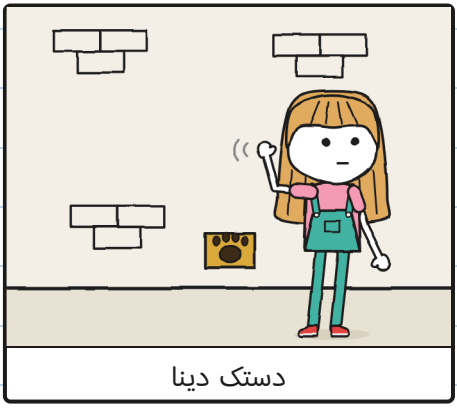
پیتل کی تختی

«شاید یہ لیٹر باکس ہو،» میں نے تجویز دی۔ پارسل تو ترچھا کرنے پر بھی اس میں نہیں سماتا تھا۔

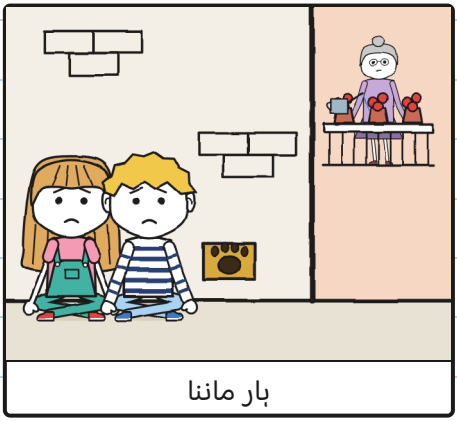
ہم نے وہ سب آزمایا جو دیوار کے ساتھ آزمایا جاتا ہے:



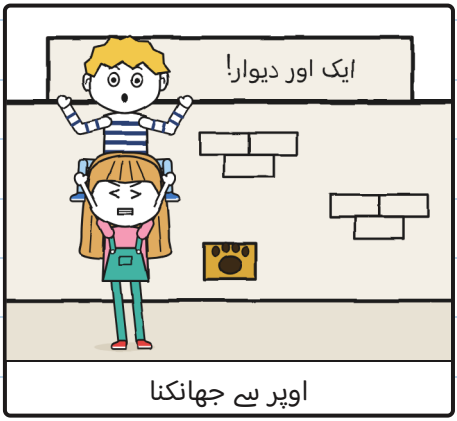
چیخنا



دستک دینا



ہار ماننا



اوپر سے جھانکنا

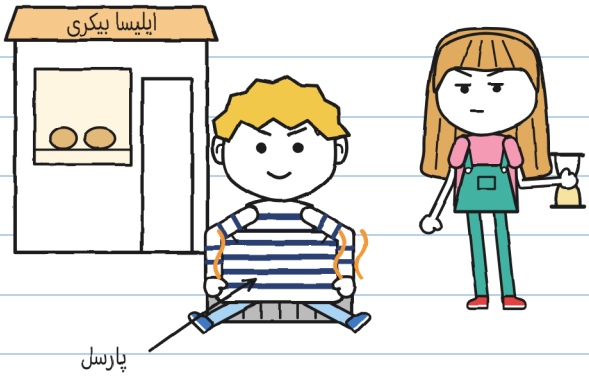
ساتھ والے گھر کی بالکونی سے ایک آنٹی، جو اپنے جیرینیم کے گملوں کو پانی دے رہی تھیں، ہمیں ایسے دیکھ رہی تھیں جیسے یہ منظر وہ ہزار بار دیکھ چکی ہوں۔

«یہ پارسل برسوں سے آ رہا ہے،» انہوں نے تبصرہ کیا۔ «ہمیشہ جیسا آتا ہے ویسا ہی لوٹ جاتا ہے۔»

ایسی سردی تھی جو آستینوں میں گھس جاتی ہے، اور خولیتا نے لیبل دوبارہ پڑھا۔
«‹گرم رکھیں›،» اس نے کہا۔ «اور یہ برسوں سے ایک ٹھنڈے شیلف پر پڑا ہے۔»

میں نیا ہوں، اور ہم نئے لوگ ابھی ہدایات کو لفظ بہ لفظ مان لیتے ہیں: اگر کسی چیز پر لکھا ہو «گرم رکھیں» تو میں اسے گرم رکھتا ہوں۔

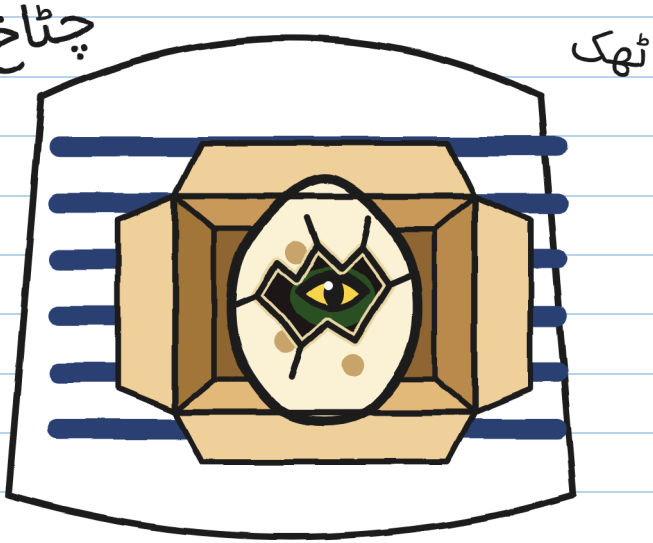
میں نے پارسل سویٹر کے نیچے چھپا لیا، ہم نے دوبارہ بڑا پل پار کیا اور میں ایلیسا کی بیکری کی جالی پر بیٹھ گیا، جہاں سے اوون کی گرم ہوا نکلتی ہے۔



تم تو امید سے لیٹر باکس لگ رہے ہو۔

ہم کافی دیر یوں ہی بیٹھے رہے، روٹی کی ایسی خوشبو میں لپٹے ہوئے جو کسی کے بھی پیٹ میں چوہے دوڑا دے، اور مجھے پسینہ آنے لگا تھا۔ پھر کسی چیز نے میرے پیٹ پر ہلکی سی ٹھوکر ماری: ٹھک۔

«وہ تمہارا پیٹ تھا؟» خولیتا نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔
«میرا پیٹ ٹھک نہیں کرتا۔»



اور پارسل نے مجھے دیکھا۔

ایک کہانی، چھ سائز

اس کے چھ سائز ہیں، 3 سے 16 سال تک، اور 20 سے زیادہ زبانیں۔ XXS، XS، S، M اور L میں وہی صفحات اور وہی تصویریں ہیں۔ XL ایک ناول ہے۔ بس سنانے کا طریقہ بدلتا ہے۔

سائز XXS · PRE-A1
آچھو، ڈریگن کی چھینک سے شعلہ نکلا!

سائز XS · A1
میں نے عام چھینک ماری۔ اس کی چھینک سے شعلہ نکلا۔ شعلے نے لیبل کا کونا جلا دیا۔

سائز S · A2
میں نے عام چھینک ماری۔ اس کی چھینک سے ایک ننھا سا شعلہ نکلا۔ شعلے نے لیبل کا ایک کونا جلا دیا۔ پھر ڈریگن کی بچی وہ کونا کھا گئی۔

سائز M · B1
میں نے عام چھینک ماری، مگر اس کی چھینک سے ایک ننھا شعلہ نکلا جس نے لیبل کا کونا جلا دیا۔ پھر وہ جلا ہوا کونا اس نے کھا لیا۔

سائز L · B2
میں نے عام چھینک ماری؛ اس کی چھینک سے، اس کے برعکس، ایک ننھا شعلہ نکلا جس نے لیبل کا کونا جھلسا دیا، اور پھر اس نے، بڑے اطمینان سے، وہ جھلسا ہوا کونا کھا لیا۔

سائز XL · B2–C1
تصویری ناول · ۱۳۰+
سطحیں یورپی مشترکہ حوالہ جاتی فریم ورک کے مطابق تقریبی ہیں۔

ہر ایک اپنے سائز میں۔ کہانی وہی۔ — خ.

ہر باب کی مشق linguaula.com پر کریں